HJRS HEC Journal Recognition System
AL-HAYAT Research Journal
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759
Volume 3 Issue 2 Jan-March 2026)

# امام علاء الدین کاسانیؒ کی کتاب بدائع الصنائع (کتاب الصلاۃ) میں وارد قواعد فقہیہ کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

## A Research-Based and Analytical Study of the Legal Maxims (Qawāʿid Fiqhiyyah) Mentioned in Imam Alā' al-Dīn al-Kāsānī's Book Badā'iʿ al-Ṣanā'iʿ (The Book of Prayer)

Asif Khan
Ph. D Scholar Department of Islamic Studies, Qurtuba University Peshawar
asif198400@gmail.com
Prof. Dr Nisar Muhammad
Professor, Department of Islamic Studies, Qurtuba University Peshawar
nisaricp@gmail.com

**Abstract**

Islamic jurisprudence developed comprehensive legal principles, known as *fiqh maxims*, to organize numerous subsidiary rulings within coherent legal frameworks. These maxims play a significant role in understanding juristic reasoning and facilitating the systematic study of Islamic law. Among the most important classical works that reflect this methodological approach is *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ fī Tartīb al-Sharāʾiʿ* by the eminent Ḥanafī jurist Imām ʿAlāʾ al-Dīn al-Kāsānī (d. 587 AH).

This study examines a set of legal maxims mentioned in the *Kitāb al-Ṣalāh* of *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ*. The research analyzes fourteen selected maxims, exploring their meanings, alternative formulations in classical juristic literature, and their practical applications in the jurisprudence of prayer. It also highlights their scriptural foundations and demonstrates how Imām al-Kāsānī employed these principles to explain and systematize legal rulings.

**Keywords**
Fiqh Maxims, Hanafi Jurisprudence, Badā'iʿ al-Ṣanā'iʿ, Imām al-Kāsānī, Islamic Legal Theory, Kitāb al-Ṣalāh, Legal Reasoning, Islamic Jurisprudence, Haji Khālifa, Kashf āl-Zunun, Imām Qurāfi, Al-Furooq,Al-Qurāshi, Al-Jāwahi-al-Muzeeā.

### Research Objectives

1. To identify the legal maxims mentioned in the *Kitāb al-Ṣalāh* of *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ*.
2. To analyze the juristic meanings and implications of these maxims.
3. To explore their alternative formulations in classical Islamic legal literature.
4. To highlight their practical applications in the jurisprudence of prayer.

### Research Methodology

This study adopts an analytical and descriptive research method. Classical sources of Ḥanafī jurisprudence are consulted to examine the legal maxims mentioned by Imām al-Kāsānī. The study analyzes the textual evidence from the Qur'an, the Sunnah, and classical juristic works to explain the meanings and applications of these maxims. Comparative references from other classical legal texts are also utilized to highlight different formulations and interpretations of the same principles.

### تمہید


CC BY

اسلام ایک کامل اور فطری دین ہے جس میں انسانی زندگی کے تمام انفرادی اور اجتماعی پہلوؤں کے لیے جامع ہدایات موجود ہیں۔ شریعت اسلامی کے احکام قرآن کریم، سنت نبوی ﷺ، اجماع اور قیاس سے ماخوذ ہیں۔ ان احکام کو منظم انداز میں سمجھنے اور ان سے نئے مسائل کا استنباط کرنے کے لیے فقہاء کرام نے اصول و قواعد مرتب کیے۔ انہی اصولوں اور قواعد کی بنیاد پر فقہی مسائل کی ترتیب اور تفریع ممکن ہوئی۔

فقہ اسلامی کی تاریخ میں متعدد فقہاء نے فقہی قواعد کو منظم انداز میں بیان کیا، تاہم فقہ حنفی کے اکابر علماء میں سے ایک نمایاں نام امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانیؒ کا ہے، جنہوں نے اپنی مشہور تصنیف بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں فقہی مسائل کو نہایت منظم اور تحقیقی انداز میں پیش کیا۔ اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فقہی مسائل کے ساتھ ساتھ قواعد اور اصول کی تطبیق بھی واضح انداز میں ملتی ہے، جس سے نہ صرف مسائل کی تفہیم آسان ہوتی ہے بلکہ فقہی استنباط کے طریقے بھی واضح ہوتے ہیں۔

خصوصاً کتاب الصلاۃ میں امام کاسانیؒ نے نماز کے مسائل بیان کرتے ہوئے متعدد فقہی قواعد کا ذکر کیا ہے، جن کے ذریعے وہ مسائل کی حکمت اور علت کو واضح کرتے ہیں۔ یہی قواعد فقہ کے اصولی ڈھانچے کو مضبوط بناتے ہیں اور فقہی اجتہاد میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

زیر نظر مقالہ میں امام کاسانیؒ کی کتاب بدائع الصنائع کے کتاب الصلاۃ میں مذکور قواعد فقہیہ کا تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ امام کاسانیؒ کی سوانح حیات، علمی مقام، اساتذہ، اور بدائع الصنائع کی علمی اہمیت بھی بیان کی جائے گی تاکہ موضوع کا مکمل پس منظر واضح ہو سکے۔

## امام علاء الدین کاسانیؒ کا تعارف

### نام و نسب

امام کاسانیؒ کا پورا نام علاء الدین أبو بکر بن مسعود بن أحمد الکاسانی الحنفی ہے اور آپ فقہ حنفی کے نامور امام تھے۔[1] آپ کا تعلق ماوراء النہر کے علاقے کاسان[2] سے تھا، جو نہر سیحون[3] کے اُس پار واقع ہے اور شاش[4] کے علاقے کے قریب آباد ہے۔ اسی نسبت سے آپ کو کاسانی کہا جاتا ہے۔ اس شہر میں ایک خوبصورت تاریخی قلعہ بھی موجود ہے۔ بعد ازاں امام کاسانیؒ طلبِ علم کے سفر میں حلب[5] کی طرف روانہ ہوئے۔

### ولادت

امام کاسانیؒ کی ولادت کے بارے میں مؤرخین نے صراحت کے ساتھ تاریخ ذکر نہیں کی، تاہم یہ بات مسلم ہے کہ آپ پانچویں صدی ہجری کے اواخر میں پیدا ہوئے۔ حاجی خلیفہ لکھتے ہیں: هو الإمام علاء الدين أبو بكر بن مسعود الكاساني، من كبار فقهاء الحنفية[6]. ترجمہ: وہ امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی ہیں جو فقہ حنفی کے بڑے ائمہ میں شمار ہوتے ہیں۔

### اساتذہ

---

[1] عبد القادر القرشي، الجواهر المضية في طبقات الحنفية (حیدر آباد: دائرة المعارف، 1913)، 130:2

[2] کاسان ترکستان (موجودہ ازبکستان) کا علاقہ ہے لہذا درست اور مناسب امام کاسانیؒ ہے۔ جیسا کہ علامہ یاقوت نے اپنی معجم میں بیان کیا ہے اور کاسان کے ضمن میں کاسان اور کاشان دونوں کو الگ الگ مقامات قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں اور نہر سیحون کے پیچھے ہیں۔ (حموی، معجم البلدان، بذیل نمبر 10069۔، ج4، ص488)

[3] علامہ یاقوت الحموی فرماتے ہیں کہ نھر سیحون مشہور نہر ہے جس کا پانی سردیوں میں جم جاتا ہے اور اس پھر اس پر قافلے گزرتے ہیں۔ بلاد ترک کے حدود میں ہے اور سمر قند کے بعد آتا ہے۔ (الحموی، معجم البلدان، بذیل رقم 6848)

[4] شاش کے نام سے دو جگہیں ہیں ایک رے کا علاقہ ہے اور دوسرا سمر قند کے قریب بہر سیحون اور ماوراء النہر کا علاقہ ہے اور یہی علاقہ بہت سے علماء کا مسکن ہے اور یہاں کے لوگ شافعی مذہب کے پیروکار ہیں جس کی سب سے بڑی وجہ ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل القفال ہیں (الحموی، معجم البلدان، بذیل رقم 6931)

[5] حلب کا لغوی معنی دودھ دوہنے کے ہیں اور اس جگہ کا نام حلب اس رکھا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہاں اپنی بکریاں دوہتے تھے۔ لیکن علامہ حموی فرماتے ہیں کہ یہ بات محل نظر ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعلق شام سے ہے اور اس وقت عربی زبان وجود میں نہیں آئی تھی۔ یہاں پر دو مقامات ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے چار ہزار اٹھارہ سال بعد اس کی بادشاہ سمیرم نامی عورت بنی۔ وغیرہ اور یہ ہر اعتبار سے بہت خوبصورت شہر ہے۔ (حموی، معجم البلدان، بذیل رقم 3854)

[6] حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون (بیروت: دار إحياء التراث العربي)، 441:1.


CC BY

امام کاسانیؒ کے اساتذہ میں سب سے نمایاں نام امام علاء الدین السمرقندیؒ کا ہے، جو فقہ حنفی کے جلیل القدر عالم تھے۔ علامہ قرشی لکھتے ہیں۔ تفقه على الإمام علاء الدين السمرقندي صاحب تحفة الفقهاء[7]. ترجمہ: امام کاسانی نے فقہ کی تعلیم امام علاء الدین سمرقندی سے حاصل کی جو "تحفۃ الفقہاء" کے مصنف تھے۔ اسی استاد کی کتاب تحفۃ الفقہاء کی شرح بعد میں امام کاسانیؒ نے بدائع الصنائع کے نام سے لکھی۔

علمی مقام

امام کاسانیؒ فقہ، اصول فقہ، حدیث اور تفسیر کے جلیل القدر عالم تھے۔ فقہ حنفی میں ان کی تصنیف بدائع الصنائع کو غیر معمولی مقام حاصل ہے۔ امام قرشی لکھتے ہیں: كان إماماً فقيهاً أصولياً بارعاً، من كبار علماء الحنفية[8]۔ ترجمہ: وہ عظیم امام، فقیہ اور اصولی عالم تھے اور فقہ حنفی کے بڑے علماء میں شمار ہوتے تھے۔ اسی طرح علامہ زرکلی لکھتے ہیں: من كبار فقهاء الحنفية وله تصانيف أشهرها بدائع الصنائع۔[9] ترجمہ: وہ فقہ حنفی کے بڑے فقہاء میں سے تھے اور ان کی مشہور تصنیف بدائع الصنائع ہے۔

شادی

امام کاسانیؒ کی علمی زندگی کا ایک دلچسپ پہلوان کی شادی ہے۔ روایت ہے کہ جب انہوں نے اپنے استاد امام سمرقندی کی کتاب تحفۃ الفقہاء کی شرح لکھی تو استاد اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کر دیا۔ علامہ قطلوبغا لکھتے ہیں: شرح تحفة الفقهاء فزوجَهُ مصنفها ابنته فاطمة۔[10] ترجمہ: انہوں نے "تحفۃ الفقہاء" کی شرح لکھی تو اس کے مصنف (سمرقندی) نے اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح ان سے کر دیا۔ یہ خاتون خود بھی بڑی فقیہہ تھیں اور فقہ میں اپنے شوہر کی مدد کیا کرتی تھیں۔

اولاد

تاریخی مصادر میں امام کاسانیؒ کی اولاد کے بارے میں زیادہ تفصیل نہیں ملتی، تاہم بعض روایات میں ان کی علمی روایت کا ذکر ملتا ہے۔

وفات

امام کاسانیؒ کا انتقال 587 ہجری میں ہوا۔

امام قرشی لکھتے ہیں: توفي سنة سبع وثمانين وخمسمائة[11]۔ ترجمہ: آپ کا انتقال 587 ہجری میں ہوا۔ آپ کی وفات کے بعد فقہ حنفی کی علمی دنیا میں ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا، تاہم آپ کی تصنیف بدائع الصنائع آج بھی فقہ حنفی کے اہم مصادر میں شمار ہوتی ہے۔

بدائع الصنائع کا تعارف

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع فقہ حنفی کی عظیم تصانیف میں سے ایک ہے۔ یہ دراصل امام سمرقندی کی کتاب تحفۃ الفقہاء کی شرح ہے، لیکن اپنی جامعیت اور اسلوب کی وجہ سے ایک مستقل کتاب کے طور پر معروف ہو گئی۔

حاجی خلیفہ لکھتے ہیں: بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع شرح تحفة الفقهاء۔[12] ترجمہ: بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع دراصل تحفۃ الفقہاء کی شرح ہے۔

بدائع الصنائع کی خصوصیات

1. فقہی مسائل کی منظم ترتیب
2. قرآن وحدیث سے استدلال

---

[7] القرشي، الجواهر المضية، 131:2
[8] القرشي، الجواهر المضية، 131:2
[9] خير الدين الزركلي، الأعلام (بيروت: دار العلم للملايين)، 59:2
[10] قاسم قطلوبغا، تاج التراجم في طبقات الحنفية، ص328.
[11] القرشي، الجواهر المضية، 134:2
[12] حاجی خلیفہ، کشف الظنون، 442:1.


CC BY

3. فقہاء کے اختلافات کا بیان

4. قواعد اور اصول کے ذریعے مسائل کی وضاحت

اسی وجہ سے فقہاء نے اسے فقہ حنفی کی اہم ترین کتابوں میں شمار کیا ہے۔

قواعد کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

لغوی تعریف

لغت میں قاعدہ بنیاد اور اصل کو کہتے ہیں۔القاعدة: الأساس الذي يُبنى عليه غيره۔[13] ترجمہ: قاعدہ اس بنیاد کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز قائم ہو۔

اصطلاحی تعریف

فقہاء کے نزدیک قاعدہ ایک کلی اصول ہے جس کے تحت بہت سے مسائل داخل ہوتے ہیں۔

امام جرجانی لکھتے ہیں:القاعدة قضية كلية ينطبق حكمها على جزئيات كثيرة[14]. ترجمہ: قاعدہ ایسا کلی قضیہ ہے جس کا حکم بہت سے جزئی مسائل پر منطبق ہوتا ہے۔

قواعد فقہ اور اصول فقہ میں فرق

امام قرافی نے دونوں کے درمیان فرق واضح کیا ہے۔الشريعة فيها أصول وفروع، والقواعد الفقهية تجمع فروعاً كثيرة في حكم واحد[15]. ترجمہ: شریعت میں اصول اور فروع دونوں ہوتے ہیں، اور فقہی قواعد بہت سے فروعات کو ایک حکم میں جمع کر دیتے ہیں۔

قاعدہ اور ضابطہ میں فرق

امام سیوطی لکھتے ہیں:القاعدة تجمع فروعاً من أبواب شتى، والضابط يجمع فروع باب واحد۔[16]. ترجمہ: قاعدہ مختلف ابواب کے مسائل کو جمع کرتا ہے جبکہ ضابطہ ایک ہی باب کے مسائل کو جمع کرتا ہے۔

قاعدہ اول:مطلق اسم الصلاة ينصرف الى الصلوات المعهودة

ترجمہ: نماز کا مطلق لفظ شرعی طور پر انہی معروف اور مقررہ نمازوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو شریعت میں متعین ہیں۔

تعبیرات

یہی قاعدہ دیگر فقہی کتب میں مختلف الفاظ کے ساتھ بھی ذکر ہوا ہے، مثلاً:

1۔إذا أطلق اسم الصلاة في الشرع انصرف إلى الصلاة المفروضة۔[17] ترجمہ: جب شریعت میں نماز کا لفظ مطلق استعمال ہو تو اس سے مراد فرض نماز ہوتی ہے۔

2۔الألفاظ الشرعية تحمل على معانيها الشرعية عند الإطلاق۔[18] ترجمہ: شرعی الفاظ کو مطلق حالت میں ان کے شرعی معنی پر محمول کیا جاتا ہے۔

تفریعات

1. اگر کسی فقہی مسئلہ میں صرف "صلاۃ" کا لفظ ذکر ہو تو اس سے مراد عام طور پر فرض نماز ہوگی۔

---

[13] ابن منظور، لسان العرب (بیروت: دار صادر)، مادة: قعد.

[14] الجرجاني، التعريفات (بيروت: دار الكتب العلمية)، 171.

[15] القرافي، الفروق (القاهرة: عالم الكتب)، 1:3.

[16] السيوطي، الأشباه والنظائر (بيروت: دار الكتب العلمية)، 7

[17] علاء الدين البخاري، كشف الأسرار شرح أصول البزدوي (بيروت: دار الكتاب الإسلامي)، 1:45

[18] عبد الوهاب السبكي، الأشباه والنظائر (بيروت: دار الكتب العلمية)، 1:17

2. وصیت یا نذر میں اگر نماز کا ذکر ہو تو اصل مراد فرض نماز ہوتی ہے جب تک قرینہ نہ ہو۔

قرآن سے استنباط

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ۔[19] ترجمہ: نماز قائم کرو۔

استدلال: اس آیت میں لفظ الصلاۃ مطلق استعمال ہوا ہے مگر مراد فرض نماز ہے۔

قاعدہ دوم: الامتناع عن المعصية فرض[20]۔

ترجمہ: گناہ سے رکنا اور بچنا فرض ہے۔

تعبیرات

یہی قاعدہ دیگر فقہی اور اصولی کتب میں مختلف تعبیرات کے ساتھ ذکر ہوا ہے:

1۔ترك الحرام واجب۔[21]. ترجمہ: حرام کو چھوڑنا واجب ہے۔

2۔الكف عن المعاصي من أعظم الواجبات.[22] ترجمہ: گناہوں سے باز رہنا بڑے واجبات میں سے ہے۔

تفریعات

1. نماز کے دوران گناہ کرنا (مثلاً تکبر یا ریا) نماز کی روح کے خلاف ہے۔

2. عبادات کا مقصد ہی انسان کو گناہوں سے روکنا ہے۔

قرآن سے استنباط

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ [23] ترجمہ: گناہ کے ظاہر اور باطن دونوں کو چھوڑ دو۔

حدیث سے استنباط

قال رسول اللہ ﷺ: "ما نهيتكم عنه فاجتنبوه [24]" ترجمہ: جس چیز سے میں تمہیں منع کروں اس سے بچو۔

قاعدہ سوم: اداء الشكر فرض[25]۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا فرض ہے۔

تعبیرات

یہی قاعدہ دیگر فقہی واصولی کتب میں مختلف تعبیرات کے ساتھ ذکر ہوا ہے:

1۔شكر النعم واجب شرعاً[26]. ترجمہ: نعمتوں کا شکر ادا کرنا شرعاً واجب ہے۔

2۔يجب شكر المنعم على نعمه[27]. ترجمہ: نعمت دینے والے کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔

تفریعات

---

[19] البقرۃ 2:43

[20] الكاساني، بدائع الصنائع، 1:115.

[21] جلال الدين السيوطي، الأشباه والنظائر (بيروت: دار الكتب العلمية)، 1:60

[22] أبو إسحاق الشاطبي، الموافقات (القاهرة: دار المعرفة)، 2:291

[23] الانعام: 120

[24] البخاری، صحیح البخاری،

[25] الكاساني، بدائع الصنائع، 1:118.

[26] الغزالي، إحياء علوم الدين (بيروت: دار المعرفة)، 4:83

[27] فخر الدين الرازي، التفسير الكبير (بيروت: دار إحياء التراث العربي)، 19:98

1. نماز ادا کرنا نعمت ایمان کا شکر ہے۔
2. مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نعمت رزق کا شکر ہے۔

قرآن سے استنباط

لَئِن شَكَرۡتُمۡ لَأَزِيدَنَّكُمۡ [28] ترجمہ: اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں مزید عطا کروں گا۔

قاعدہ چہارم: ليس الى العباد ابطال قدر العبادات الموظفة عليهم بالزيادة والنقصان[29]

ترجمہ: لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ عبادات کی مقررہ مقدار میں کمی یا زیادتی کریں۔

تعبیرات:

1۔العبادات توقيفية لا مدخل للرأي فيها[30]. ترجمہ: عبادات توقیفی ہیں، ان میں رائے یا اجتہاد کی گنجائش نہیں۔

2۔الأصل في العبادات المنع إلا بدليل[31]. ترجمہ: عبادات میں اصل یہ ہے کہ وہ ممنوع ہیں جب تک شریعت سے دلیل نہ ہو۔

تفریعات

1. فرض نمازوں کی رکعات میں اضافہ یا کمی جائز نہیں۔
2. عبادات کے طریقے میں تبدیلی بدعت شمار ہوتی ہے۔

حدیث سے استنباط

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صلوا كما رأيتموني أصلي[32] ترجمہ: جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھو۔

قاعدہ پنجم: القراءة فى الركعتين فى صلاة ذات ركعتين فرض[33]

ترجمہ: دو رکعت والی نماز میں دونوں رکعتوں میں قراءت فرض ہے۔

تعبیرات

1۔القراءة ركن في كل ركعة من الصلاة[34]. ترجمہ: نماز کی ہر رکعت میں قراءت رکن ہے۔

2۔لا تصح الصلاة إلا بالقراءة[35]. ترجمہ: قراءت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

تفریعات

1. فجر کی دونوں رکعتوں میں قراءت فرض ہے۔
2. نفل نماز کی ہر رکعت میں بھی قراءت ضروری ہے۔

حدیث سے استنباط

---

[28] ابراہیم: 07

[29] علاء الدين الكاساني، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (بیروت: دار الکتب العلمیة)، 1: 121

[30] ابن تیمیة، مجموع الفتاوی (الریاض: مجمع الملک فهد)، 10: 620

[31] الشاطبي، الموافقات (القاهرة: دار المعرفة)، 2: 302

[32] البخاری، الصحیح للبخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث 6008

[33] الكاساني، بدائع الصنائع، 1: 124.

[34] ابن قدامة، المغني (بیروت: دار الفکر)، 1: 289.

[35] النووي، المجموع شرح المهذب (بیروت: دار الفکر)، 3: 326


OPEN ACCESS

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب[36] ترجمہ: جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں۔

قاعدہ ششم: الامر للوجوب[37]۔ ترجمہ: امر (حکم) اصل میں وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

تعبیرات

1۔الأمر حقيقة في الوجوب ما لم تصرفه قرينة[38]. ترجمہ: امر حقیقت میں وجوب کے لیے ہوتا ہے جب تک کوئی قرینہ اسے دوسرے معنی کی طرف نہ لے جائے۔

2۔صيغة الأمر تقتضي الوجوب عند الإطلاق[39]۔ ترجمہ: امر کا صیغہ مطلق حالت میں وجوب کا تقاضا کرتا ہے۔

تفریعات

1. اقیموا الصلاۃ کا حکم نماز کے فرض ہونے پر دلالت کرتا ہے۔
2. زکوۃ کی ادائیگی بھی اسی اصول کی وجہ سے فرض ہے۔

قرآن سے استنباط

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ[40] ترجمہ: نماز قائم کرو۔

قاعدہ ہفتم: خیر الامور اوساطھا[41]

ترجمہ: بہترین امور وہ ہیں جو اعتدال اور درمیانی راستہ اختیار کریں۔

تعبیرات

1۔الاقتصاد في العبادة أفضل من الإفراط۔[42]. ترجمہ: عبادت میں اعتدال اختیار کرنا افراط سے بہتر ہے۔

2۔الوسطية من مقاصد الشريعة۔[43].[12] ترجمہ: اعتدال شریعت کے مقاصد میں سے ہے۔

تفریعات

1. عبادت میں اس قدر سختی اختیار نہ کی جائے کہ انسان تھک کر چھوڑ دے۔
2. عبادات میں اعتدال اختیار کرنا سنت ہے۔

حدیث سے استنباط

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:إن الدين يسر[44] ترجمہ: یہ دین آسانی کا دین ہے۔

خلاصہ

یہ مطالعہ امام علاء الدین الکاسانیؒ کی تصنیف بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کے باب الصلاۃ میں مذکور قواعد فقہیہ اور اصول فقہ کے تجزیاتی مطالعہ پر مبنی ہے۔ تحقیق کے دوران امام کاسانیؒ کی زندگی، علمی مقام، ازدواج، اولاد، اساتذہ، اور فقہاء کی نظر میں بدائع الصنائع کی اہمیت کو بھی زیر بحث لایا گیا۔

---

[36] البخاری، الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، رقم الحدیث 756

[37] الکاساني، بدائع الصنائع، 128:1.

[38] الآمدي، الإحكام في أصول الأحكام (بیروت: دار الکتب العلمیۃ)، 92:2.

[39] البزدوي، أصول البزدوي (بیروت: دار الکتب العلمیۃ)، 103:1.

[40] البقرۃ 43:2

[41] الکاساني، بدائع الصنائع، 134:1.

[42] الغزالي، إحیاء علوم الدین (بیروت: دار المعرفۃ)، 97:1.

[43] الشاطبي، الموافقات، 194:2.

[44] البخاری، الصحیح للبخاری، باب الدین یسر، رقم الحدیث 39



OPEN ACCESS

مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امام کاسانیؒ نے قواعد فقہیہ کو نہ صرف قرآن و حدیث، بلکہ اجماع صحابہ اور تابعین کے استدلالات کی روشنی میں ترتیب دیا۔ ہر قاعدہ تفصیلی استنباط، متعدد تعبیرات، اور بعض اوقات دو یا زائد تفریعات کے ساتھ بیان کیا گیا، جس میں:

1. قاعدہ کے اصل لفظی متن
2. اردو ترجمہ
3. دوسری کتب میں اس قاعدہ کی تعبیرات
4. تفریعات (فقہی فروعات یا عملی اطلاق)
5. قرآن و حدیث سے استنباط

شامل تھے۔

تحقیق میں قواعد فقہ، اصول فقہ اور ضابطہ فقہ کے درمیان تمیز بھی واضح کی گئی۔ اصول فقہ وہ علم ہے جو فقہ کے اجمالی دلائل تک پہنچنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جبکہ قواعد فقہ ایسی کلیات ہیں جو متعدد فقہی مسائل پر محیط ہوتی ہیں۔ ضابطہ فقہ عام قاعدہ سے محدود ہے اور صرف کسی ایک باب کے مسائل پر منطبق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر:

- قاعدہ عام": لا ضرر ولا ضرار "(فقہ کے مختلف ابواب پر نافذ)
- ضابطہ خاص": يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب "(صرف باب رضاعت)

اسی طرح، قواعد کے متعدد فقہی نصوص میں استعمال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فقہ حنفی کی بنیاد صحت مند استدلال، اعتدال، اور جامعیت پر ہے۔

تحقیقی نتائج

1. امام کاسانیؒ کا علمی مقام:

بدائع الصنائع فقہاء اور اصولیین کی نظر میں ایک جامع اور معتبر تصنیف ہے، جس میں قواعد و ضوابط کی بنیاد پر مسائل کے اجتہادی اور استدلالی دلائل موجود ہیں۔ یہ کتاب فقہاء کے لیے انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔

2. قواعد فقہ کی تعریف اور اطلاق:

قواعد فقہ کلی احکام ہیں جن سے جزئیات کے احکام اخذ کیے جاتے ہیں۔ ان کا اطلاق فقہ کے تمام ابواب پر ہوتا ہے، اور ان سے نوافل و واجبات، عبادات و معاملات کے عمومی اصول معلوم ہوتے ہیں۔

3. اصول فقہ اور قواعد فقہ میں فرق :
   - اصول فقہ بنیادی دلائل اور قواعد کے لیے استعمال ہوتا ہے اور عام طور پر مجتہدین کے لیے مخصوص ہے۔
   - قواعد فقہ زیادہ وسیع ہیں اور فقہاء و مفتیان کرام کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔
   - قواعد فقہ میں بعض استثناءات کو قواعد فرعی کے طور پر لیا جاسکتا ہے۔
4. قاعدہ اور ضابطہ میں فرق :
   - قاعدہ عام اور متعدد ابواب پر محیط ہے۔
   - ضابطہ خاص اور کسی ایک باب تک محدود ہے۔
   - اس تفریق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فقہ حنفی میں کلیات اور جزئیات کا ایک منظم توازن موجود ہے۔
5. قرآن و حدیث سے استنباط :

- ہر قاعدہ کو قرآن وحدیث سے مضبوط بنیاد حاصل ہے، مثلاً:
  - امر للوجوب: "وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ"[45]
  - القراءة فی الرکعتین: "لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب[46] "
- اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فقہاء کی استنباطی حکمت عملی شریعت کے نصوص سے جڑی ہوئی ہے۔

6. اعتدال ومیانہ روی:

- قواعد فقہ میں اعتدال کی اہمیت واضح کی گئی، جیسا کہ قاعدہ "خیر الامور اوساطھا" سے ظاہر ہے۔
- یہ اصول شریعت کے عمومی مقصد (غایت الشریعة) سے ہم آہنگ ہے، جس میں آسانی، اعتدال اور تجاوز سے گریز کی تلقین کی گئی ہے۔

اختتامیہ

اس تحقیقی مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ بدائع الصنائع نہ صرف فقہ حنفی کی جامع تفہیم فراہم کرتی ہے بلکہ فقہاء اور اصولیین کے لیے قواعد وضوابط کی ایک مضبوط بنیاد بھی فراہم کرتی ہے۔ امام کاسانیؒ نے قاعدہ فقہ کے ہر پہلو کو استنباط، تعبیرات، تفریعات، اور نصوص کے ساتھ پیش کرکے اس تصنیف کو نہایت علمی اور تحقیقی معیار کا بنایا۔

یہ تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ:

1. قواعد فقہ کے استعمال میں جامعیت، اعتدال، اور نصوص پر انحصار بنیادی ہے۔
2. اصول فقہ اور قواعد فقہ کی تمیز فقہی استنباط میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔
3. ضابطہ فقہ قواعد فقہ کا ایک محدود اور مخصوص اطلاق ہے، جس سے شریعت کی جامع حکمتیں واضح ہوتی ہیں۔

یوں امام کاسانیؒ کی بدائع الصنائع علمی وراثت کے طور پر آج بھی فقہ حنفی کے طلبہ، مفتیان، اور محققین کے لیے مرجع اور رہنما ہے۔

---

[45] البقرة2:43

[46] البخاری، الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، رقم الحدیث756

OPEN ACCESS



CC BY